مرض الموت میں وقف کا تصور: فقہ اسلامی اور وضعی قوانین کا تقابلی جائزہ

Concept of Wakf in Marz-ul-mout: A Comparative Study of Islamic Jurisprudence and Contemporary Law

اسماء نوشین[I] الیاس صالح[II] ہما گل[III]

Abstract

This study delves into the concept of Wakf (endowment) as rooted in Islamic Law, which centers on the act of gift-giving. In theory Wakf is an endowment made by a Muslim for a religious, education or charitable cause.Notably the concept of Marz-ul-mout (Death Ilness) assumes a crucial role in financial matters including transactions, wakf and gifts. This research specifically focuses on the implications of wakf during Marz-ul-mout, referring to wakf done on the deathbed. It examines the directives associated with this concept within the realm of Fiqh Islami (Islamic Jurisprudence) and contemporary laws in Pakistan. The investigation aims to uncover both commonalities and disparities between the two legal frameworks. Pakistan, as an independent sovereign nation, was established with the objective of providing an environment where Muslims can lead their lives in accordance with Islamic teachings. Through this research paper, we endeavor to discern the position of our legal system in relation to Islamic laws, shedding light on any existing divergences.

Key Words: Wakf, Death-illness, Fiqh Islami, Contemporary laws

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ انسان کی پوری زندگی کا احاطہ کرتی ہے۔ اس میں عبادات، معاملات، عقوبات، عائلی قوانین، ملکی قوانین اور بین الاقوامی قوانین سب شامل ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس میں تغیر پزیر احوال اور ارتقاء پزیر معاشرت کا ساتھ دینے کی صلاحیت پیدا فرمائی اور اپنی کتاب اور رسول کریم ﷺ کی سنت کے ذریعے ایسے جامع اور تفصیلی اصول عطا فرمائے جن کی روشنی میں مسائل حیات کا حل معلوم کیا جا سکتا ہے۔قرآن وسنت اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل معلوم کرنے کا نام فقہ ہے۔

I ایم فل ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، جامعہ عبدالولی خان، مردان

II ایم فل ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، جامعہ عبدالولی خان، مردان

III ایم فل ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، جامعہ عبدالولی خان، مردان

فقہ اسلامی سے مراد ایسا علم و فہم ہے جس کے ذریعے قرآن و حدیث کے معانی واشارات کا علم ہو جائے۔ اسلام کی جامعیت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ مرض الموت میں مبتلا شخص کے تصرفات اور اختیارات کا دائرہ کار متعین ہو۔ مرض الموت وہ بیماری ہے جس میں انسان مسلسل بیمار رہتا ہے اور بلآخر اس بیماری کی وجہ سے انسان کی موت واقع ہوتی ہے۔ مرض الموت میں مبتلیٰ بہ مریض اگر اپنے مال کو وقف کرنا چاہے تو اس کی حیثیت شریعت میں اور موجودہ وضعی قوانین میں کیا ہوگی؟ یہ کس حد تک نافذ العمل ہوں گے؟ ان سوالات کے جوابات اس مقالے کے بنیادی اہداف میں سے ہیں۔

وقف کا بیان فقہ اسلامی میں

وقف کے لغوی معنی

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کے مطابق

الوقف وهو لغة الحبس عن تصرف[1]

"لغوی اعتبار سے تصرف سے رکنا وقف ہے۔"

وقف کی تعریف ان الفاظ سے واضح ہوتی ہے:

مُنَاسَبَتُهُ لِلشَّرِكَةِ إدْخَالُ غَيْرِهِ مَعَهُ فِي مَالِهِ ، غَيْرَ أَنَّ مِلْكَهُ بَاقٍ فِيهَا لَا فِيهِ .(هُوَ) لُغَةً الْحَبْسُ،وَشَرْعًا (حَبْسُ الْعَيْنِ عَلَى) حُكْمِ (مِلْكِ الْوَاقِفِ وَالتَّصَدُّقُ بِالْمَنْفَعَةِ)[2]

"شرکت کے ساتھ وقف کی مناسبت کسی غیر کو اپنے ساتھ مال میں داخل اور شامل کرنا ہے مگر شرکت میں اپنی ملکیت باقی رہتی ہے وقف میں نہیں۔ وقف کا لغوی معنی روکنا ہے اور شرعی معنی واقف کی ملکیت کے حکم پر کسی عین شے کو روکنا اور اس کے منفعت کو صدقہ کر دینا ہے۔"

وقف کی اصطلاحی تعریف

الفتاویٰ الہندیہ میں وقف کی تعریف یہ ہے:

حَبْسُ الْعَيْنِ عَلَى حُكْمِ مِلْكِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى وَجْهٍ تَعُودُ مَنْفَعَتُهُ إلَى الْعِبَادِ [3]

"وقف کے معنی یہ ہیں کہ کسی شے کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ عزوجل کی ملک کر دینا اس طرح کہ اس کا نفع بندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔"

امام سرخسی نے وقف کی تعریف یوں کی ہے:

"مملوک کو غیر کی تملیک سے روک دینا وقف کہلاتا ہے[4] ۔"

ایک جامع تعریف

حبس مال يمكن الانتفاع به، مع بقاء عينه، بقطع التصرف في رقبته من الواقف وغيره، على مصرف مباح موجود . أو بصرف ريعه على جهة بر وخير . تقرباً إلى الله تعالى. وعليه يخرج المال عن ملك الواقف، ويصير حبيساً على حكم ملك الله تعالى [5]

"مال کو اس طرح روکنا کہ اس سے نفع اٹھانا ممکن ہو عین کو باقی رکھتے ہوئے، واقف کے تصرف کو ختم کرتے ہوئے کسی مباح مصرف کے لئے یا زمین کے منافع کو بطور خیر اور نیکی کے صرف کرنا اللہ کا تصرف حاصل کرنے کے لئے۔ اور اس بناء پر مال واقف کی ملکیت سے نکل جاتا ہے اور اللہ تعالی کی ملکیت کے حکم میں داخل ہو جاتا ہے۔"

فتاویٰ الہندیہ میں وقف کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

"وقف ایک صدقہ جاریہ ہے کہ واقف ہمیشہ اس کا ثواب پاتا رہے گا اور سب میں بہتر وہ وقف ہے جس کی مسلمانوں کو زیادہ ضرورت ہو اور جس کا زیادہ نفع ہو مثلا کتابیں خرید کر کتب خانہ بنوایا اور وقف کر دیا کہ ہمیشہ دین کی باتیں اس کے ذریعہ سے معلوم ہوتی رہیں گی[6]۔"

وقف کا حکم یہ ہے کہ شے موقوف واقف کی ملک سے خارج ہو جاتی ہے مگر موقوف علیہ کی ملک میں داخل نہیں ہوتی بلکہ خالص اللہ تعالی کی ملک قرار پاتی ہے[7]۔

وقف کی حجیت

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَه[8]

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ، علم جس سے اس کے مرنے کے بعد لوگوں کو نفع پہنچتا رہتا ہے یا نیک اولاد جو والدین کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں۔"

حدیث ہے:

عن سعد بن عبادة، انه قال: يا رسول الله، إن ام سعد ماتت، فاي الصدقة افضل؟ قال: الماء"، قال: فحفر بئرا، وقال: هذه لام سعد[9]

"سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ام سعد (میری ماں) انتقال کر گئیں ہیں تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ سعد نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: یہ ام سعد کا ہے۔"

وقف کی شرائط

تین شرائط کی موجودگی میں وقف جائز ہے:

1. مال موقوف ایسا ہو کہ اصلی کو برقرار رکھ کر اس سے نفع حاصل کیا جا سکے۔
2. موقوف علیہ موجود ہو۔
3. وقف گناہ کے لئے نہ ہو[10]۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ[11]

"تم نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اللہ تعالی کے راستہ میں ایسی چیز کو خرچ نہ کرو گے جس کو تم پسند کرتے ہو۔"

مرض الموت میں وقف

حالت صحت میں انسان اپنے تمام مال کا مالک ہوتا ہے اور اپنی مرضی سے اس میں جیسا چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

"مرض الموت سے پہلے پہلے ہر عاقل بالغ شخص کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ اپنا جس قدر مال اور سامان وجائیداد وہ کسی کو دینا چاہے دے دے، تہائی سے زیادہ بلکہ سارا مال بھی دے سکتا ہے، کوئی پابندی نہیں۔ خواہ وہ لینے والا اس کا وارث ہو یا کوئی دوسرا رشتہ دار یا اجنبی، لینے والا بہر حال اس کا مالک ہو جائے گا۔ البتہ شرط یہ ہے کہ جتنا مال دینا چاہتا ہے اس کو اپنے باقی مال سے علیحدہ کر دے اور جس کو دینا چاہتا ہے اسے دے کر قبضہ کرا دے ورنہ اگر مشترک مال دے گا یا قبضہ نہیں کرائے گا تو یہ دینا شرعاً معتبر نہیں ہو گا یعنی دینے والا ہی اس کا مالک رہے گا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں شامل ہو گا، لینے والے کو کچھ نہ ملے گا [12]۔"

انسان جب مرض الموت میں مبتلہ ہو جاتا ہے تو مریض کا اپنے مال پر پورا اختیار نہیں رہتا کیونکہ وارثوں کا حق اس میں کسی قدر لگ جاتا ہے۔ اگر وہ کوئی ہدیہ، صدقہ یا خیرات کرنا چاہے تو یہ سب وصیت کے حکم میں ہیں۔

"جس طرح تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر جانا درست نہیں اسی طرح مرض الموت میں اپنا مال تہائی سے زیادہ کسی کو بلا معاوضہ دینا مثلاً ہدیہ، ہبہ یا فدیہ وصدقہ میں دینا بھی درست نہیں کیونکہ اس میں وارثوں کی حق تلفی ہے، اگر تہائی سے زیادہ دے دیا تو جب تک میت کے انتقال کے بعد سب وارث اس کی اجازت نہ دیں یہ دینا درست نہ ہو گا۔ جتنا تہائی سے زیادہ ہے، وارثوں کو واپس لینے کا اختیار ہے اور اگر نابالغ یا مجنون اگر اجازت دیں تب بھی معتبر نہیں۔ اور مرض الموت میں کسی وارث کو تہائی کے اندر بھی سب وارثوں کی اجازت کے بغیر دینا درست نہیں اور یہ سب حکم اس وقت ہے جب کہ اپنی زندگی میں دے کر قبضہ بھی کرا دیا ہو اور اگر دے تو دیا یعنی تحریری یا زبانی کہ دیا کہ اتنا مال میں نے فلاں کو دیا ہے لیکن قبضہ ابھی نہیں ہوا تو مرنے کے بعد وہ دینا بلکل ہی باطل اور کالعدم ہے اس کو کچھ نہ ملے گا، وہ سب مال وارثوں کا حق ہے۔ مرض الموت میں خدا کی راہ میں دینے اور نیک کام مثلاً وقف وغیرہ میں لگانے کا بھی یہی حکم ہے، غرض یہ کہ تہائی سے زیادہ مال بلا معاوضہ دینا کسی طرح درست نہیں اور وارث کو دینا تہائی میں بھی درست نہیں [13]۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض الموت میں اگر مریض وقف کرے تو ان شرائط کا ہونا ضروری ہے:

- مرض الموت میں اپنے اموال کی ایک تہائی کسی غیر شخص کو وقف کر سکتا ہے، اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔
- مرض الموت میں وارث کو ایک تہائی میں بھی وقف کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ یہ باقی ورثاء کی اجازت پر موقوف ہے۔
- مرض الموت میں جو وقف کیا اس کا قبضہ بھی اپنی زندگی میں ہی دلوائے گا۔
- تہائی سے زیادہ کا وقف کیا اور اس کا کوئی وارث نہیں تو جتنا وقف کیا سب جائز ہے۔

- اور وارث ہوں تو ورثاء کی اجازت پر موقوف ہے۔اگر ورثہ جائز کر دیں تو جو کچھ وقف کیا سب صحیح و نافذ ہے اور اگر ورثاء انکار کریں تو ایک تہائی کی قدر کا وقف درست ہے،اس سے زیادہ کا باطل ہے۔
- وارث اگر نابالغ یا مجنون ہیں تو ان کی اجازت معتبر نہیں ہے۔
- مرض الموت میں اگر وقف کیا اور قبضہ دلوائے بغیر فوت ہو گیا تو وقف بلکل ہی باطل ہے۔

اگر صورت ایسی ہو کہ ورثاء کی رائے میں اختلاف ہو تو پھر اس کا حکم یہ ہے:

اور اگر ورثاء میں اختلاف ہوا، بعض نے وقف کو جائز رکھا اور بعض نے رد کر دیا تو ایک تہائی وقف ہے اور اس سے زیادہ میں جس نے جائز رکھا اُس کا حصہ وقف ہے اور جس نے رد کر دیا اس کا حصہ وقف نہیں[14]۔

وضعی قوانین میں وقف کا بیان

وقف کی تعریف

پاکستان کے قانون میں وقف کی تعریف میں یہ الفاظ درج ہیں:

"Waqf property" means property of any kind permanently dedicated by a person professing Islam for any purpose recognized by Islam as religious, or charitable, but does not include property of any Waqf such as it is described in section 3 of the Musalman Waqf Validating Act, 1913 (VI of 1913), under which any benefit is for the time being claimable for himself by the person by whom the Waqf was created or by any member of family or descendants.[15]"

"وقف جائیداد سے مراد وہ جائیداد ہے جو کسی ایسے شخص کی طرف سے جس کا عقیدہ اسلام پر مبنی ہو ایسے مقصد کے لئے مستقل منتقلی ہے جسے اسلامی قانون مذہبی یا خیراتی تسلیم کرے۔لیکن اس میں Musalman Waqf Validating Act, 1913 کے سیکشن-3 میں ذکر شدہ وقف کی ملکیت شامل نہیں ہے جو وقف کرنے والے شخص یا اس کے خاندان یا نسل میں سے کسی فرد کو حاصل کرنے کا حق ہوتا ہے۔"

اس تعریف کی رو سے وقف وہ عمل ہے جسے ایک مسلمان ہی سرانجام دیتا ہے۔اس سے اس کا مقصد کسی مذہبی یا خیراتی ادارے کی فلاح ہے اور وقف کرنے کے بعد اس کی ملکیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔اسی بات کی تشریح اسی سیکشن میں آگے کی گئی ہے:

"If a property has been used from time immemorial for any purpose recognized by Islam as religious, pious or charitable, then in spite of there bang no evidence of express dedication such property shay be deemed to be Waqf property.

Property of any kind acquired with the sale proceeds or in exchange of or from the income arising out of Waqf property or from subscriptions raised for any purpose recognised by Islam as religious, pious, or charitable shall be deemed to be Waqf property.

The income from boxes placed at a shrine and offerings, subscriptions or articles of any kind, description or use presented to a shrine or to any person at the premises of a shrine shall be deemed to be Waqf property.
Relief of the poor and the orphan, education, worship, medical relief, maintenance of shrine or the advancement of any other object of charitable, religious or pious nature or of general public utility shall be deemed to be charitable purposes.
Property permanently dedicated for the purposes of a mosque, Takia, Khankah, Dargah, or other shrine shall be deemed to be Waqf property.[16]"

"اگر کسی جائیداد کو زمانہ قدیم سے کسی ایسے مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس کو اسلام نے مذہبی، تقویٰ یا خیرات کے طور پر تسلیم کیا ہو تو وہ بھی وقف کے زمرے میں آتی ہے چاہے عطائیگی کا کوئی ثبوت موجود نہ بھی ہو۔

وہ مال جو وقف کی جائیداد کو فروخت کے نتیجے میں یا وقف جائیداد کے آمدنی سے حاصل ہو یا اسلام میں معترف دینی، پرہیزگار یا خیراتی مقاصد کے لئے جمع کردہ چندہ، وہ سب وقف کا ہی مال ہے۔

درگاہ پر رکھے گئے باکسوں سے حاصل آمدنی اور درگاہ میں پیش کی جانے والی نذریں، چندہ یا کسی بھی قسم کی اشیاء جو درگاہ یا درگاہ کے حصے پر کسی شخص کو پیش کی جائیں، وہ سب کو وقف کا مال تصدیق کیا جائے گا۔

غریبوں اور یتیموں کی مدد، تعلیم کے فراہمی، عبادت، طبّی معاونت، درگاہ کی مرمت کے کام یا کسی دوسرے خیراتی، مذہبی یا پاکیزہ نوعیت کے یا عام عوامی افادیت کی ترقی کو خیراتی مقاصد تصور کیا جائے گا۔

مسجد، تکیہ، خانقاہ، درگاہ یا دوسرے عبادت گاہوں کے مقاصد کے لئے دائمی طور پر مختص کی گئی جائیداد وقف جائیداد تصور کیا جائے گا۔"

اس بات کی تائید عدالت کے اس فیصلے سے بھی ہوتی ہے:

"Once a building was set apart as mosque and prayers were offered therein, mosque, itself would become Wakf by user under Muhammadan Law Property in wakf vests in Allah and nobody can claim ownership of that property.[17]"

"ایک بار جب کسی عمارت کو مسجد کے طور پر الگ کر دیا جائے اور اس میں نمازیں ادا کی جائیں تو مسجد خود محمدن لا پراپرٹی کے تحت وقف ہو جائے گی اور کوئی بھی اس پراپرٹی کی ملکیت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔"

وقف کا انعقاد زبانی بھی ہو سکتا ہے اور تحریری بھی۔ جیسا کہ عدالت کے اس فیصلے سے اس کی وضاحت ہوتی ہے:

"Wakf may be created orally or through a document.[18]"

"وقف زبانی یا دستاویز کے ذریعے بنایا جا سکتا ہے۔"

پاکستانی قانون کی رو سے اس وقف کو رجسٹر کروانا بھی لازم ہے۔

Every person creating a Waqf after the commencement of this Act shall, within a period of three months. From the date of creation of

such Waqf, get the property dedicated by the Waqf registered in such manner, and with such authority, as may be prescribed.[19]

"اس ایکٹ کے لاگو ہونے کے بعد وقف کرنے والے ہر شخص کو وقف کرنے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اندر، وقف کے ذریعہ تفویض کردہ جائیداد کو مقرر کردہ طریقے اور مقررہ اختیار کے ساتھ رجسٹر کروانا لازم ہوگا۔"

مرض الموت میں وقف

No man having a nephew or niece or any nearer relative shall have power to bequeath any property to religious or charitable uses, except by a will executed not less than twelve months before his death, and deposited within six months from its execution in some place provided by law for the safe custody of the wills of living persons.[20]

"زندہ لوگوں کی حفاظت کے لئے یہ قانون کئی جگہ مختص ہے کہ کسی بھی شخص کے پاس یہ اختیار نہیں کہ وہ ایک بھانجے یا بھتیجی یا کسی بھی قریبی رشتہ دار کے ہوتے ہوئے اپنی کوئی بھی جائیداد مذہبی یا خیراتی مقاصد کے لئے وصیت کرے۔ مگر یہ کہ وہ اسے وصیت کر سکتا ہے اپنی موت سے کم از کم بارہ مہینے پہلے اور وصیت کے نفاذ کے بعد چھ مہینوں میں اس کا قبضہ تفویض کرے گا۔"

درج بالا قانون کے مطابق یہ وقف وصیت کے معنی میں ہے کیونکہ وصیت کا نفاذ موصی کی زندگی میں نہیں بلکہ موصی کی موت کے بعد ہوتا ہے۔ کوئی بھی شخص یہ وقف اپنی موت سے کم از کم ایک سال پہلے کرے گا اور چھ ماہ کے اندر اندر اس کا قبضہ بھی دلوائے گا۔ اس قانون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرض الموت جس کی مدت ایک سال ہے اس کے دوران وقف کی اجازت نہیں ہے۔ اس بات کی مذید وضاحت پاکستان کے اسی قانون کی تشریع میں موجود ہے:

"A having a nephew makes a bequest by a will not execute and deposited as required —
for the relief of poor people :
for the maintenance of sick soldiers;
for the erection or support of a hospital;
for the education and preferment of orphans;
for the support of scholars;
for the erection or support of a school;
for the building and repairs of a bridge;
for the making of roads;
for the erection or support of a church;
for the repairs of a church;
for the benefit of ministers of religion;
for the formation or support of a public garden.
All these bequests are void.[21]"

"ایک شخص A کا ایک بھانجہ ہے اور وہ اپنی جائیداد درج ذیل مقاصد کے لئے وصیت کرتا ہے مگر نہ تو مطلوبہ قانون کے مطابق اس کو نافذ کرتا ہے اور نہ قبضہ تفویض کرتا ہے، تو اس کی یہ تمام وصیتیں باطل ہیں:

غریب لوگوں کی مدد کے لئے

بیمار سپاہیوں کے علاج کے لئے

ایک ہسپتال کی امداد یا تعمیر کے لئے

یتیموں کی تعلیم و بہبود کے لئے

علماء کی امداد کے لئے

ایک سکول کی تعمیر و امداد کے لئے

ایک پل کی تعمیر اور مرمت کے لئے

سڑکیں بنانے کے لئے

ایک عبادت گاہ کی تعمیر اور امداد کے لئے

ایک عبادت گاہ کی مرمت کے لئے

دینی امور سے وابستہ افراد کی امداد کے لئے

ایک عوامی باغ کی تشکیل اور امداد کے لئے۔"

اس تشریح میں مذکور ان تمام امور پر غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تمام امور اوقاف سے ہی متعلق ہیں اور ان تمام امور کو حالت صحت میں ہی انجام دینے کا قانون ہے۔ ان تمام امور کو اگر موت سے ایک سال قبل وقف کرے اور چھ ماہ میں قبضہ بھی دلوائے تو درست ہے ورنہ باطل ہے۔

وقف کے احکام میں تقابل

وضعی قوانین کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آئی کہ مرض الموت میں وقف کے احکامات میں کسی قدر مماثلت موجود ہے مگر یہ بھر بھی وضاحت طلب ہے۔

نتیجہ

وقف کے احکامات فقہ اسلامی میں واضح طور پر بیان ہوئے ہیں۔ اس کے مطابق اللہ کی رضا کے لئے اپنا مال صرف کرنا جس کی ملکیت بھی واقف کی ملک سے نکل جاتی ہے۔ ہر عاقل و بالغ اور آزاد شخص حالت صحت میں اپنا جس قدر مال جس کو بھی وقف کرنا چاہے، وقف کر سکتا ہے اور اس کا قبضہ بھی اپنی زندگی میں دلوائے گا۔ مگر مرض الموت کی حالت میں اس کا یہ اختیار کم ہو جاتا ہے اور صرف تہائی مال میں وقف کر سکتا ہے وہ بھی کسی اجنبی کے لئے۔ اگر وارث نہ ہوں تو پورے مال کو وقف کی اجازت ہے۔ وارث کے حق میں بلکل بھی جائز نہیں۔ اور جو وقف کرے گا تو اپنی زندگی میں ہی اس کا قبضہ بھی دلوائے گا ورنہ وقف باطل ہو جائے گا۔ اس کے مرنے کے بعد وہ وارثین کا حق ہے اور ان کی مرضی پہ ہی موقوف ہے۔ پاکستان میں وقف سے متعلق قوانین Auqaf (Federal Control)Act,1976 اور The Succession Act, 1925 میں فراہم کئے گئے ہیں۔ مرض الموت میں وقف سے متعلق عدالتی فیصلے اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ مرض الموت میں وقف کے احکامات میں کسی قدر اسلامی قوانین سے مماثلت رکھتے ہیں مگر یہ پھر بھی وضاحت طلب ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

1 زحیلی، وھبہ بن مصطفی، الفقہ الاسلامی والدلۃ 8:153، دار الکتب العلمیہ، بیروت (س-ن)

2 ابن عابدین شامی، محمد امین بن عمر، رد محتار علی الدر المختار، کتاب الوقف، 6:518، دار العلم، بیروت، 1890ء

3 جماعۃ من علماء، فتاویٰ الہندیہ، کتاب الوقف، 2:357، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ، 1400ھ

4 امام شمس الدین السرخسی، المبسوط 12:27، دار المعرفۃ، بیروت، 1978ء

5 الفقہ الاسلامی والدلۃ 8:154-155

6 فتاویٰ الہندیہ، کتاب الوقف 2:438-439

7 نفس مصدر: 357

8 امام مسلم، ابوالحسن مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الوصیت، حدیث (1631) دار طوق النجاۃ، بیروت (س-ن)

9 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، کتاب الزکواۃ، حدیث (1681) دار الرشد، بیروت، 1343ھ

10 احمد یار جنگ، مولانا احمد اللہ، المبسوط، 2:296، مطبع و سن اشاعت نامعلوم

11 سورۃ آل عمران: 92:03

12 سید، اصغر حسین، مفید الوارثین: 42، مطبع و سن اشاعت نامعلوم

13 تھانوی، مولانا اشرف علی، بہشتی زیور 5:227، اردو بازار، لاہور، 1892ء

14 رد محتار علی الدر المختار 6:532

15 Auqaf (Federal Control) Act, 1976, Section: 02(f)

16 Auqaf (Federal Control) Act, 1976, Section: 02(f,explanations)

17 PLD 1993 Kar 805

18 1989 MLD 3795

19 Auqaf (Federal Control) Act, 1976, Section:06(04)

20 The Succession Act, 1925, Section:118

21 The Succession Act, 1925, setion:118(Illustrations)